Submission of E-contents

1. Name: DR. MD. ZEYAUR RAHMAN,
2. Designation: Associate professor,
3. Department/College: URDU/S. Sinha College, Aurangabad
4. Subject: URDU
5. Course Type : (UG/PG/UG Vocational Courses/PG Vocational Courses/Medical/Para-Medical/LAw/Technical/ Educational/ Diploma) write anyone : PG
6. Course (B.A/B.Sc/B.Com/M.A./M.Sc/M.Com) write anyone :
   M.A. 4th sem, Paper-14
7. Title/Heading of e-content : "KHIZ-RE-RAAH-EK-JAYEZA"
8. Image to be displayed with e-content (1125x750 in jpg or png only): drive link
9. PDF of e-content (in . pdf and < 10Mb) : drive link
10. URL from YouTube Video of e-content:
11. Whatsapp Number * 9431632576

NOTE: In Sr.No.9 &10, One must be filled.

Fill and send to munodalgaya@gmail.com

08.8.2020

خضر راہ - ایک جائزہ

M.A. 4th Sem, Paper-14

خضر راہ بانگ درا کی نہایت اہم نظم ہے۔ اس نظم کو اقبال کی پہلی عظیم نظم اور پہلا شاہکار کہا جا سکتا ہے۔ پروفیسر آل احمد سرور نے اس نظم کو اردو شاعری کا عہد نامۂ جدید قرار دیا ہے۔ ایک مغربی مفکر نے کہا ہے کہ کسی فن پارے کی عظمت کا پتا اس بات سے لگایا جانا چاہیے کہ وہ وجود میں آنے کے بعد کتنے برس بعد تک زندہ رہتا ہے۔ یہ نظم ۱۹۲۲ء میں لکھی گئی اور اقبال نے اسے انجمن حمایت اسلام کے جلسے میں پڑھ کر سنایا۔ اس وقت اس نظم کی مقبولیت کا یہ عالم تھا کہ بقول یوسف سلیم چشتی ــــ

"جب وہ اس نظم کو پڑھ رہے تھے تو وفورِ جذبات سے ان کی طبیعت بالکل بے قابو تھی۔ وہ اکثر ہر شعر پڑھتے پڑھتے رک جاتے تھے کیونکہ گریہ پیہم ہر شعر کے بعد گلوگیر ہو جاتا تھا اور آنکھوں سے آنسوؤں کی جھڑی لگ جاتی تھی جب انہوں نے یہ شعر پڑھا ؎

آگ ہے، اولادِ ابراہیم ہے، نمرود ہے
کیا کسی کو پھر کسی کا امتحاں مقصود ہے

تو بیس ہزار کا مجمع بے اختیار رو رہا تھا"

اس وقت تو یہ نظم سامعین کے دلوں پر جتنا بھی اثر کرتی کم تھا کیونکہ ابھی مسلمانوں کے دلوں پر وہ تمام زخم تازہ تھے جو اس کی تخلیق کا سبب بنے لیکن آج پون صدی گزر جانے کے بعد بھی نظم کی دلکشی باقی اور تاثیر بڑی حد تک برقرار ہے اور نظم کے بہت سے شعر آج بھی آنکھوں کو نم کر دیتے ہیں۔ یہ اس شاہکار کے زندہ جاوید ہونے کا ثبوت ہے۔

نظم کا خلاصہ مختصر طور پر یوں پیش کیا جا سکتا ہے کہ ایک پُر اسرار منظر سے نظم کا آغاز ہوتا ہے - ایسے میں اچانک حضرت خضر نمودار ہوتے ہیں اور ان کا نمودار ہونا بالکل قرین قیاس معلوم ہوتا ہے - شاعر کے دل میں ایک طوفان بپا تھا اور کئی سوال اس کے سینے میں جواب کے لیے بے تاب تھے مثلاً (۱) تم ہر جگہ سرگرداں کیوں رہتے ہو (۲) زندگی کا مقصد کیا ہے؟ (۳) سلطنت کیا شے ہے؟ (۴) محنت کش اور سرمایہ دار میں جنگ کا کیا سبب ہے - اور باقی سوالوں کا مدعا یہ ہے کہ (۵) عالم اسلام میں یہ ابتری کیوں پیدا ہوئی ہے؟ اقبال کی گفتگو اس بے مثل شعر پر ختم ہوتی ہے ؎

آگ ہے، اولادِ ابراہیم ہے، نمرود ہے
کیا کسی کو پھر کسی کا امتحاں مقصود ہے؟

خضر کا پیغام در اصل اقبال کا پیغام ہے اور خضر کی زبان سے شاعر کا پیغام زیادہ پُر اثر ہو جاتا ہے - اور یہی تکنیک یا انداز بیان اقبال کی بیشتر نظموں میں نظر آتا ہے - اس طرح اس نظم میں اقبال کے پیغام کا لب لباب یہ ہے کہ حرکت زندگی ہے اور سکون موت - کامیابی کا راز جہد و عمل میں پوشیدہ ہے -

DR. MD. ZEYAUR RAHMAN,
Associate Professor,
Deptt. of Urdu, S. Sinha College, Aurangabad
Course: M.A. 4th Sem, Paper - 14
Tittle/Heading of E-content: "KHIZ-RE-RAAH EK-JAYEZA"
Whats app No. 9431632576